قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ○

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | ۲۳ر جون ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲ر رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ | نمبر ۱

Digtized by Khilafat Library

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

دارالامان میں ۲۲ر جون جمعہ کے روز پہلا روزہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب کو اس مبارک مہینہ سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے۔

درس قرآن فی الرمضان کے لئے حضرت اقدس نے ظہر سے لیکر مغرب تک کا وقت تجویز فرمایا ہے۔ اور درس مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔

مسجد مبارک میں پچھلی رات جناب قاری غلام یٰسین صاحب تراویح پڑھاتے۔ اور جناب صوفی تصور حسین صاحب سامع ہوتے ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں بعد از نماز عشاء جناب حافظ روشن علی صاحب قاری اور حافظ احمد اللہ صاحب سامع اور مسجد نور میں جناب حافظ سلطان حامد صاحب قاری مقرر ہوئے۔

اخبار احمدیہ

بغداد و بصرہ

برادر ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب تبریزی اسسٹنٹ بغداد سے لکھتے ہیں۔ کہ اس ملک میں بصرہ سے بغداد تک بندہ نے خشکی کے رستہ سفر کیا ہے اور بڑے بڑے بزرگوں کے روضوں کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ بصرہ سے پانچ چھ روز کے فاصلہ پر حضرت عزیر کے روضہ کی زیارت کی۔ یہ روضہ دریائے دجلہ کے کنارے پر واقع ہے۔ اسکے مجاور کل کے کل یہودی ہیں جو معقول آمدنی رکھتے ہیں اور خوب شراب خوری کرتے ہیں روضہ کے اردگرد بڑے بڑے اعلیٰ دو منزلہ سہ منزلہ مکانات ان کی رہائش کے ہیں۔ روضہ قلعہ کی شکل کا ہے۔ اس سے آگے چار روز کے فاصلہ پر ایک گاؤں آباد ہے۔ جہاں شیعوں نے حضرت علی کے نقش قدم کا نام رکھ کر زیارت گاہ بنائی ہے جہاں خاک سے ہاتھ آلودہ کر کے اپنے منہ پر ملتے ہیں اس جگہ کا نام علی شرقی ہے۔ یہاں سے دو روز کے فاصلہ

رمضان المبارک میں درس قرآن کریم

احباب کرام کو مبارک ہو کہ انکی مدت کی آرزو اور خواہش برآئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس سال رمضان میں قرآن کریم کے درس یا مذاکرہ کا درس فرمائینگے۔ امید ہے کہ احباب اس نعمت غیر مترقبہ کے حصول کے لئے رمضان کا مبارک مہینہ قادیان کی پاک سرزمین میں گذارنے کی کوشش کرینگے۔ ۲۳ر جون سے درس شروع ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب کو بہت جلد یہاں پہنچ جانا چاہئے۔ اور اپنے آنے کی اطلاع افسر صاحب بیت المال کو پہنچا دینی چاہیئے۔ تاکہ انکے واسطے انتظام کر دیں۔ (ایڈیٹر)

(باہتمام میر قاسم عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

پر آگے ایک گاؤں "تلی عربی" ہے۔ وہاں بھی ایک قدم کا نشان ہے۔

بغداد سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر حضرت مسیح موعود ؑ کے جد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ کا مزار ہے۔ اور اس جگہ کا نام سلمان پاک ہے۔ یہاں وہ اور اصحاب کبار کے روضہ بھی ہیں۔ یہاں پر مینے بہت دعائیں کیں

جناب مرزا رسول بیگ صاحب مرحوم

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب مرزا رسول صاحب ضلعدار منچن آباد ریاست بہاولپور ایک مختصر سی علالت کے بعد ۱۶ جون ۱۹۱۷ء ساڑھے گیارہ بجے کے قریب انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مرزا یعقوب بیگ صاحب کلانوری کے برادر بزرگ اور مخلص احمدی تھے۔ موجودہ اختلاف کے زمانہ میں باوجود اپنے تمام خاندان کی مخالفت کے کسی تعلق اور رشتہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ اور حضور سے نہایت اخلاص اور محبت رکھتے تھے۔ اس کا پتہ ان کی اولاد سے بھی لگتا ہے۔ چنانچہ ان کے بڑے صاحبزادے جن کی عمرہ ۱۴ سال کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

"میرے والد مرزا رسول بیگ صاحب جو آنجناب کے سچے عاشق تھے۔ جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ لہٰذا آنجناب کی خدمت عالیہ میں گذارش ہے۔ کہ میرے والد صاحب کا جنازہ قادیان میں پڑھا جائے۔ اور اخبار الفضل میں شایع کر دیا جائے" ؁

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالٰے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بروز جمعہ (۲۲ جون) نماز جنازہ پڑھائی احباب بھی جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں

جناب مرزا صاحب مرحوم اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں نہایت قابل اور ہوشیار تھے۔ اور انکی موت فرائض کی ادائگی کے دوران میں ہی واقع ہوئی ہے۔ آپ اپنے علاقہ میں دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ اور قریباً بیس میل کے فاصلہ سے گھوڑے پر سوار ہو کر واپس آرہے تھے کہ شدت گرمی کی وجہ سے راستہ میں بے ہوش ہو گئے اور اسی علالت میں اپنی جان جہان آفریں کے سپرد کر دی ؁

ہم امید رکھتے ہیں کہ دربار بہاولپور جناب مرزا صاحب مرحوم کی احسن کارگذاری اور خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان کے فرائض منصبی کے ادا کرنے کی حالت میں فوت ہونے کی وجہ سے ان کے خاندان کو خاص مراعات عطا فرمائیگا۔ اور پسماندگان کے گذارہ اوقات کے لئے جنہیں چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل ہیں۔ خاص انتظام فرمادیگا ؁

رتمل میں تبلیغ

جناب پیر برکت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حافظ روشن علی صاحب ضلع گوجرات کے چند دیہات میں دورہ کرتے ہوئے رتمل میں تشریف لائے یہاں نوشاہیوں کا میلہ تھا۔ پیر میلہ کی درخواست پر حافظ صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر وعظ فرمایا جس سے سننے والوں کو فائدہ ہوا ؁

کریم پور تحصیل نواں شہر میں تبلیغ۔

مولوی عبدالسلام صاحب نواں شہر سے لکھتے ہیں کہ ۱۰ جون بروز اتوار کریم پور میں پندرہ روزہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید وغیرہ کے بعد مولوی امام الدین صاحب نے قرآن کریم کے پڑھنے کے متعلق وعظ کیا۔ چوہدری غلام قادر خان صاحب نے ضرورت نبی کے مضمون پر وعظ کیا میری تقریر اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے متعلق ہوئی حاجی غلام احمد خان صاحب نے آیۃ شریفہ قد افلح من تذکٰی کی بہت لطیف تفسیر بیان کی ؁

درخواست دعا

برادر منشی منظور احمد صاحب کمپونڈر سول ہسپتال صدر شاہ پور سے اپنی اہلیہ کے بیمار ہونے کی اطلاع دیکر درخواست دعا صحت کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں ؁

ایک لڑکی کا نکاح

ایک شریف گھرانے کی لڑکی کے لئے ایک ایسے شریف احمدی لڑکے کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر زیادہ سے زیادہ بائیس سال۔ اور آمدنی کم از کم ساٹھ ستر روپے ماہوار ہو۔ کشمیری اقوام کے لڑکے کو ترجیح دی جائے گی۔ لڑکی عمر کی پندرہ سال ہے اور مڈل پرائمری تک تعلیم یافتہ۔

خط و کتابت معہ تفصیلی حالات کے غلام نبی (بلانوی) قادیان کے پتہ پر ہو ؁

نظم

(از جناب ذوالفقار علیخان صاحب۔ گوہر رام پوری)

کیا ہے منتخب پیر مغاں کو ہم نے پیروں میں
اگر زندہ کرامت ہے تو ہے بس ان فقیروں میں

یہ میخواروں کی صحبت اور سے کچھ اور کر دیگی
کبھی اے زاہد و بیٹھو تو ان روشن ضمیروں میں

تری صحبت میں آنہ میرے پہلو میں دل میرا
وہ ہے تیرے مشیروں میں یہ ہے میرے مشیروں میں

یہ بدمست ازل ہیں رندا اے واعظ نچھوڑ ینگے
پڑا ہے بادۂ انگور ان سب کے خمیروں میں

تمہیں ناز اپنی صورت پر ہمیں اپنی طبیعت پر
جو تم ہو لاجوابوں میں تو ہم ہیں بے نظیروں میں

تمہاری آنکھ سے آنکھیں لڑائے کسکی شامت ہے
قضا سمٹے ہوئے بیٹھی ہے اس ترکش کے تیروں میں

ستمگر تم سے نیچے مجھ سے نیچے ہیں ستم دیدہ
نہ مجھ سا سخت جانوں میں نہ تم سا سخت گیروں میں

نصیب اس دل کے جس دل کو نشانہ تو نے ٹھہرایا
خوشا وہ آرزوئیں بٹ گئیں جو تیرے تیروں میں

مصائب قید ہی کے ہم کو اے تقدیر کیا کم تھے
بہ امید رہائی آ ملے کیوں ہم اسیروں میں

ہجوم آرزو بے قید جوش حسن بے پردہ
حیا کی خیر ہو بیڈھب بنی ہے ان شریروں میں

مجھے کیا خوف اے گوہر غلام قادیانی ہوں
خدا کے فضل سے ہے دست احمد دستگیروں میں

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۳ جون ۱۹۱۷ء

امام زمان کا انتظار بیسود ہے

حضرات شیعہ اپنے دعاوی کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیات کو جس عجیب و غریب طریق سے پیش کیا کرتے ہیں اس کے متعلق ہمارا خیال تھا۔ کہ کوئی غیر ذمہ دار یا کم علم لوگ ایسا کرتے ہوں گے۔ لیکن ہماری حیرانی اور تعجب کی اس وقت کوئی حد نہ رہی۔ جب ہم نے شیعہ حضرات کے "صدر المفسرین علامہ حائری مجتہد العصر" کی تصنیف کردہ کتاب "غایت المقصود" کا وہ مقام دیکھا۔ جہاں انہوں نے "ولادت حضرت امام زمان علیہ السلام" کے متعلق خامہ فرسائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"آپ (امام زمان) سلسلہ ائمہ اثنا عشر اہل بیت معصومین علیہ السلام کے آخری امام اور محبوب خدا ہیں۔ جو ۲۵۵ھ ماہ شعبان المعظم کی ۱۵ تاریخ شب جمعہ کو حلیمہ خاتون کے مبارک بطن سے پیدا ہوئے۔ امام حسن عسکری کے فرزند ہمنام پیغمبر خدا تھے۔ قال صلے اللہ علیہ وسلم فیہ اسمہ اسمی وکنیتہ کنیتی اور مہدی لقب سے مشہور ہیں۔ آپ ہی تمام دنیا کی مختلف اقوام و مذاہب میں منتظر ہیں۔ جنکے ظہور و خروج کے انتظار کرنے کے لئے قرآن تعلیم و ہدایت کرتا ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ یعنے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ پس تم انتظار کرو ظہور کا۔ میں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں"

اس عبارت میں جناب "صدر المفسرین" نے قرآن کریم کی آیت کا ایک حصہ پیش کرکے بتایا ہے۔ کہ اس میں خدا تعالیٰ نے "امام زمان" کے ظہور کا انتظار کرنے کا نہ صرف انسانوں کو حکم دیا ہے۔ بلکہ اپنے متعلق بھی کہا ہے۔ کہ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالوں سے ہوں۔

اگر امام زمان کے متعلق ایسا صاف اور صریح حکم قرآن کریم سے نکل آئے۔ تو آج ہی سارے جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جس حصہ آیت کو مجتہد العصر صاحب نے پیش کیا ہے۔ اس کے سیاق و سباق کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں امام زمان کی طرف اشارہ تک نہیں پایا جاتا چہ جائیکہ ان کے ظہور کا انتظار کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

قرآن کریم کے صرف تین مقامات میں آیت کا یہ ٹکڑا آیا ہے۔ ایک سورہ الاعراف رکوع ۹ میں۔ جہاں حضرت ہود اپنی قوم کو فرماتے ہیں:۔ کہ

قد وقع علیکم من ربکم رجس و غضب اتجادلوننی فی اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما نزل اللہ بھا من سلطان فانتظروا انی معکم من المنتظرین

تحقیق تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور غضب مقرر ہو چکا ہے کیا تم مجھ سے ان ناموں کے متعلق جھگڑتے ہو۔ جو تم نے خود یا تمہارے بڑوں نے رکھ لئے۔ حالانکہ اللہ کی طرف سے ان کے سچا ہونے کے متعلق کوئی دلیل نہیں آئی۔ اگر ایسی ہی فضول اور لغو بات کی وجہ سے مجھ سے مقابلہ کرتے اور مجھے جھٹلاتے ہو۔ تو اس عذاب کا انتظار کرو۔ جو تمہارے لئے مقرر ہو چکا ہے میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ اسوقت فیصلہ ہو جائیگا۔ کہ تم اپنے دعاوی میں سچے ہو یا میں۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جس چیز کا انتظار کرنے کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ عذاب ہے۔ نہ کچھ اور۔ دوسرے سورہ یونس رکوع ۲ کی ایک آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ویقولون لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ۔ فقل انما الغیب للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین

اور کفار کہتے ہیں کہ اس پر کیوں کوئی نشان نہیں اترتا اسکے رب کی طرف سے ان کو کہدو کہ غیب تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہاں میں اتنا بتلائے دیتا ہوں کہ نشان ضرور ظاہر ہوں گے۔ پس تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

اس آیت کا مطلب بھی صاف ہے۔ اور اس میں بھی کسی امام کے ظہور کے متعلق کچھ نہیں کہا گیا۔

تیسرے اسی سورہ کے دسویں رکوع میں خدا تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے:۔

قل انظروا ماذا فی السموات والارض وما تغنی الآیت والنذر عن قوم لا یومنون فھل ینتظرون الا مثل ایام الذین خلوا من قبلھم۔ قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ثم ننجی رسلنا والذین آمنوا کذلک حقا علینا ننج المومنین

اپنے مخالفوں کو کہدو۔ کہ ذرا دیکھو۔ تو سہی آسمان اور زمین میں کیا کیا نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر یہ نشان اور ڈرانے والی باتیں اس قوم کو جسنے ایمان ہی نہ لانا ہو۔ کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں۔ پس یہ لوگ نہیں انتظار کرتے۔ مگر ان لوگوں کے دنوں کی مانند جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں۔ ان کو کہدو اچھا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔ جب ایسا وقت آجاتا ہے۔ تو پھر ہم اپنے رسولوں اور ان کے ماننے والوں کو ہی نجات دیا کرتے ہیں۔ اور مومنوں کو نجات دینا ہم پر ضروری ہے۔

یہاں بھی صاف ظاہر ہے کہ جس چیز کے انتظار کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ عذاب ہے نہ کچھ اور۔ اور انتظار کرنے کے لئے کفار اور منکرین کو کہا گیا ہے نہ کہ مومنین کو۔ پھر معلوم نہیں "مجتہد العصر" صاحب نے اس حصہ آیت کو کیونکر "امام زمان" کے متعلق قرار دیا ہے۔ اور اس میں ان کے ظہور کا انتظار سمجھ لیا ہے۔

قرآن کریم کی کسی آیت کا محض اپنی مرضی اور رائے سے کوئی مطلب بیان کرنا ایک خطرناک فعل ہے۔ اور آنحضرت صلعم نے ایسا کرنیوالے کو بہت سخت الفاظ میں تنبیہ کی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے:۔ من قال فی القرآن برایہ فلیتبوا مقعدہ من النار۔ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کریم کے متعلق کہتا ہے۔ پس وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بناتا ہے۔ اس وعید کے ہوتے ہوئے خدا جانے مجتہد العصر صاحب نے ایک حصہ آیت کو خواہ مخواہ اپنے مزعومہ امام صاحب پر چسپاں کرنے کی کیونکر جرأت کی۔

یہ "امام زمان" کون ہیں۔ اس کا سراغ بھی مجتہد صاحب کی مندرجہ بالا عبارت سے ہی مل جاتا ہے۔ کہ آپ مہدی موعود

ہیں۔ اب صرف یہ امر رہ جاتا ہے کہ آپ جب بقول شیعہ صاحبان ایک عرصہ سے پیدا ہو چکے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اہل دنیا کی نظروں سے غائب ہو کر گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اپنے مشتاقان دیدار کو الانتظار اشد من الموت کے تلخ گھونٹ پلا رہے ہیں۔ اس کا جواب بھی ہم مجتہد صاحب ہی کی زبان فیض ترجمان سے آگے چلکر سنائینگے۔

اگرچہ مجتہد صاحب کے نزدیک غیبت امام زمان بہت سی مصلحتوں پر مبنی ہے۔ لیکن آپ نے ایک ہی مصلحت کے بیان کرنے پر اکتفا کی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کے نزدیک سب سے بڑی اور عظیم مصلحت یہی ہے۔ اور باقی سب اس سے ادنیٰ اور کم وزن رکھتی ہیں۔ لیکن جس مصلحت کے بیان کرنے کی انہوں نے تکلیف فرمائی ہے وہ ایک ایسی مصلحت ہے جو ہمیشہ کے لئے قائم رہنے اور کبھی دور نہ ہونے والی ہے۔ اس لئے شیعہ حضرات کو ظہور امام کی امید سے ہی دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح آج بقول مجتہد صاحب "امام زمان کے غائب ہونے کی یہ مصلحت ہے کہ:۔

"امام مہدی موعود ہے کہ ظہور و خروج پر روئے زمین کو کفر و نفاق سے پاک کریگا۔ پس اس وقت اگر ظاہر ہو کر اس وعدہ کا ایفا کرے۔ تو لاکھوں کفار ایسے ہوں گے۔ جن کی پشتوں سے ہنوز مومن پیدا ہونیوالے ہیں۔ انکے ہلاک ہونے سے وہ مومنین بھی ہلاک ہو جائینگے"

اسی طرح کل دس۔ بیس ہزار۔ دو ہزار۔ لاکھ دو لاکھ سال حتےٰ کہ جب تک دنیا کا سلسلہ قائم ہے۔ اور جب تک صفحۂ عالم پر کفار کا وجود باقی ہے۔ اسی وقت تک بغیر ایک لفظ کی کمی بیشی کے یہی کہا جا سکتا ہے۔ پھر بتلایا جائے کہ وہ کونسا وقت ہو گا۔ جب "امام زمان" جلوہ فرما ہوں گے۔ اگر کہا جائے کہ وہ کبھی ظاہر ہو کر کفار کو قتل نہیں کرینگے۔ بلکہ خاموش بیٹھے رہینگے۔ تو اس طرح تو وہ اب بھی کر سکتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ظہور نہیں فرماتے۔ مگر ناظرین کو مجتہد صاحب کا ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے اس کا بھی فیصلہ فرما دیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"اگر وہ (امام زمان) ظاہر ہو کر خاموش بیٹھے رہیں۔ تو ظلمہ ان کو کب زندہ رہنے دینگے"

پس اس صورت میں بھی امام زمان کا ظہور پذیر ہونا ناممکن اور محال ہے۔ کیونکہ اگر دنیا میں کفار پائے جائیں۔ تو اس لئے ظاہر نہیں ہو سکتے کہ کفار کو قتل کرنا ان کا فرض ہے اور اگر وہ اس فرض کو ادا کریں "تو لاکھوں کفار ایسے ہونگے۔ جن کی پشتوں سے ہنوز مومن پیدا ہونیوالے ہیں۔ ان کے ہلاک ہونے سے وہ مومنین بھی ہلاک ہو جائینگے" اور اگر ادا نہ کریں تو عدم ادائگی فرض کے گناہ کا بوجھ برداشت کرنے کے علاوہ "ظلمہ ان کو کب زندہ رہنے دینگے" ہاں ایک اور صورت ہے اور وہ یہ کہ اگر کوئی زمانہ ایسا آجائے۔ جبکہ کوئی ایک کافر بھی دنیا میں نہ رہے۔ تا یہ مصلحت درپیش نہ ہو۔ کہ اس کی پشت سے کسی مومن نے ہونا ہے۔ تو "امام زمان" کے ظاہر ہونے میں کوئی ہرج نہیں۔ لیکن ایسی صورت میں یہ سوال ہو گا کہ ایسے زمانہ میں "امام زمان" کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہو گی جبکہ تمام دنیا پر تو مومن ہی مومن آباد ہونگے۔ اور کافروں یا مشرکوں کا نام و نشان تک نہ ملیگا لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ دنیا پر کوئی ایسا زمانہ آئے۔ جبکہ کوئی کافر اور بے دین باقی نہ رہے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

پس جب اس طرح بھی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر امام زمان کے ظاہر ہونے کی کوئی صورت نہ رہی۔ لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ امام صاحب کسی ایسے طریق سے جلوہ افروز ہو سکینگے۔ جس کا کم از کم فی الحال کسی انسانی دماغ میں آنا محال ہے۔ تو پھر یہ مشکل نظر آتی ہے۔ کہ شیعہ حضرات کی انکی ذات والا صفات سے جو امیدیں اور آرزوئیں وابستہ ہیں۔ وہ کسی طرح پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ مثلاً شیعہ صاحبان کا اعتقاد ہے۔ کہ جب امام زمان ظاہر ہونگے تو تمام کفار اور مشرکین کو قتل کر دینگے۔ اور ہر طرف مسلمان ہی مسلمان نظر آئینگے۔ لیکن قرآن کریم سے نہایت وضاحت اور صفائی کے ساتھ ثابت ہے۔ کہ یوم قیامت سے پہلے پہلے دنیا پر کوئی وقت ایسا نہیں آسکتا۔ جبکہ مسلمانوں کے علاوہ اور کسی مذہب کے مدعی موجود نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی ومطهرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامه

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تجھے کفار کے الزامات سے پاک کروں گا۔ اور تیرے متبعین کو کفار پر قیامت کے دن تک غلبہ دوں گا۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے متبعین کو ان کا انکار کرنے والوں پر قیامت کے دن تک غلبہ رہیگا اور یہ غلبہ اسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ کفار موجود بھی ہوں۔ اب اگر امام زمان نے قیامت سے قبل آنا ہے۔ اور جیسا کہ شیعہ صاحبان کا عقیدہ ہے۔ انہیں قبل ہی آنا چاہیئے تو وہ اگر کفار اور مشرکین کو صفحہ ہستی سے ہرگز نہیں مٹا سکتے کیونکہ ان کا قیامت تک رہنا قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہے۔

پس جبکہ متبعین حضرت عیسیٰ کا غلبہ دکھانے کے لئے قیامت تک کفار کا موجود رہنا ضروری ہے۔ تو یہ خیال خوش فہمی سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کہ "جب امام ظاہر ہوں گے تو روئے زمین پر کہیں کافر و مشرک باقی نہ رہے گا۔ سب قتل کئے جائینگے۔ اور ہر طرف مسلمان ہی مسلمان رہینگے"۔

پھر دیکھئے۔ نصاریٰ کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فاغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیمه (۵-۱۷)

پس ہم نے ان کے درمیان عداوت اور بغض قیامت کے دن تک ڈالدیا۔

یہ آیت بھی بتا رہی ہے کہ نصاریٰ کا قیامت تک دنیا میں موجود رہنا ضروری ہے۔

پس ایسے صاف اور واضح ارشاد خداوندی کے ہوتے ہوئے کون مسلمان ہے۔ جو یہ تسلیم کرے کہ امام زمان ظہور پذیر ہو کر سب کفار کو قتل کر دینگے۔ پھر اس بات کے ماننے میں ایک اور روک بھی حائل ہے۔ اور وہ یہ کہ نص صریح کے طور پر قرآن کریم میں آیا ہے۔ لا اکراه فی الدین۔ دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی اور اکراہ جائز نہیں۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ

جب خدا تعالیٰ کا یہ حکم موجود ہے - تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ "امام زمان" اشاعت اسلام کے لئے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیں - اور تمام کفار اور مشرکین کو محض اس وجہ سے موت کے گھاٹ اُتار دیں - کہ وہ مسلمان نہیں یا مسلمان ہونا نہیں چاہتے کیا اس وقت یہ آیت (نعوذ باللہ) منسوخ ہو جائیگی - اور اس کی بجائے کوئی ایسا حکم جاری ہو جائے گا - جس میں دین کی اشاعت کے لئے دیگر آیات کے خلاف تمام منکران اسلام کو قتل کر کے نابود کر دینے کا حکم دے دیا جائے گا ؞

سمجھ میں نہیں آتا کہ شیعہ صاحبان کے پاس وہ کونسے دلائل اور براہین ہیں - جن کی بناء پر وہ ایک ایسے امام کے انتظار میں چشم براہ ہیں - جو اشاعت اسلام کے لئے قتل و غارت تباہی و بربادی کا بازار گرم کرے گا - اور تمام دنیا پر مسلمان ہی مسلمان پھیلا دے گا - پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اب جبکہ سامان حرب میں یہاں تک ترقی ہو چکی ہے - کہ تیس تیس من کا گولہ پھینکنے والی توپیں ... بارش کی طرح گولیاں برسانے والی مشین گنیں - زہریلی گیسیں اور آتش گیر مادے - ڈریڈ ناٹ اور آبدوز کشتیاں استعمال کی جاتی ہیں - اور نہ معلوم آیندہ اور کیا کیا ہلاکت کے سامان پیدا ہوں گے - ایسے زمانہ میں تن تنہا امام زمان تمام دُنیا کے کفار اور مشرکین کو قتل کرنے کے لئے آئینگے اور قتل بھی اس زنگ آلود شمشیر سے کرینگے - جو آپ کے غائب ہونے کے دن سے ظاہر ہونے کے وقت تک آپ کے بالائے سر معلق رکھی ہوگی ؞

اس قسم کی باتیں دل کے بہلانے کے لئے مفید ہوں تو ہوں - لیکن اس روشنی کے زمانہ میں کوئی ہوشمند تو ایک لمحہ کے لئے بھی ان کو قابل توجہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا -

پس جبکہ اوّل تو امام زمان کے ظاہر ہونے میں ایسی روکیں حائل ہیں - کہ جن کا دور ہونا کبھی ممکن نہیں - اور دوئم اگر ظاہر بھی ہو جاویں - تو جو توقعات ان سے وابستہ ہیں - وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتیں پھر انکے ظہور کا انتظار کرنے سے کیا فائدہ ؟

کیا ہم اُمید رکھ سکتے ہیں کہ شیعہ حضرات ان مشکلات اور روکاوٹوں پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائینگے ؞

تبلیغ ولایت

خدا کے فضل و کرم سے جناب مفتی محمد صادق صاحب کے ولایت پہنچنے پر تبلیغ اسلام کا کام نہایت سرعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے اور اسے سنبھالنے کے لئے بہت زیادہ آدمیوں کی ضرورت ہے - چنانچہ جناب مفتی صاحب اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغ کا کام ہو رہا ہے - مگر کام ایک یا دو آدمیوں کی طاقت سے بہت زیادہ ہے - دراصل یہاں کا کام ایک جماعت چاہتا ہے مگر سر دست جماعت نہیں - تو کم از کم تین آدمی تو ضرور ہونے چاہئیں - ایک خط و کتابت کے لئے ایک لیکچروں کے لئے - اور ایک تبلیغی گشت کے واسطے - گشت خواہ شہر کے اندر ہو - خواہ مضافات میں - اور ان ہر سہ کے واسطے خوراک - رہایش - لباس اور خانگی انتظام ایسا ہونا چاہیئے کہ سوائے تبلیغ کے ان کو اور کوئی فکر نہ ہو

لنڈن ایسے شہر میں تبلیغی کام کرنے کے لئے جناب مفتی صاحب نے کم از کم جتنے آدمیوں کی ضرورت بتلائی ہے - وہ بالکل ٹھیک اور درست ہے - لیکن جب تک ولایت فنڈ کافی طور پر مضبوط نہ ہو جاوے اس وقت تک کسی اور مبلغ کا بھیجا جانا مشکل ہے اس وقت تک جس کفایت شعاری اور سلیقہ مندی سے خرچ ہو رہا ہے - اس کا معمولی سا اندازہ جناب مفتی محمد صادق صاحب کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے - جو انہوں نے اپنے اسی خط میں تحریر فرمائے ہیں کہ کھانا اب تک قاضی صاحب پکاتے ہیں - مگر ساتھ ایک لیڈی صبح کے کھانے میں امداد دیتی ہے - جسکو پانچ شلنگ ہفتہ وار دیئے جاتے ہیں ؞

جناب قاضی صاحب کا اخلاص قابل رشک اور لائق مُبارکباد ہے - جس محنت اور جانفشانی سے تبلیغ ایسا مشکل کام کرتے ہوئے انہوں نے اخراجات میں کمی کی ہے - وہ انہیں کا حصہ ہے - خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں بڑے بڑے انعامات کا وارث بنائے جناب مفتی صاحب ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ہر کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کی ہے سودا بازار سے خود لانا اور وہ بھی کئی دو کانوں سے دیکھ بھال کر - خود کپڑے دھوبی کے پاس پہنچانا آپ کھانا پکانا - اس میں کبھی تساہل ہوا - تو بھوکے ہی سو رہنا - خود ٹائپ کرنا وغیرہ اس سے احباب سمجھ لیں کہ جناب قاضی صاحب کو کس قدر کام کرنا پڑتا ہوگا - یہی وجہ تھی کہ ان کی صحت خراب ہو گئی - لیکن الحمد للہ - جب سے کہ ... جناب مفتی صاحب گئے ہیں - انکی صحت اچھی ہے ؞

اس وقت جس مکان میں ہمارے مبلغین کی رہایش ہے وہ اگرچہ مرکزی علاقہ میں ہے - مگر ان کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں اور رہایش کے لئے ناکافی ہے - اس لئے کسی اور موزوں مکان کی تلاش ہے - اور ساتھ ہی کرایہ کے زیادہ نہ ہونے کا خیال ہے - لیکن جیسا کہ جناب مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں - کوئی ایسا مکان دو سو (۲۰۰) پونڈ سالانہ کرایہ سے کم پر نہیں مل سکتا - وہاں کے معمولی اخراجات کا یہ حال ہے کہ غسل پر ۸ر اور حجامت پر ۱۲ر خرچ ہوتے ہیں ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر احباب کو چاہیئے - کہ ولایت فنڈ کو مضبوط بنانے کی خاص کوشش اور سعی فرما دیں ؞

جناب مفتی صاحب اپنے ایک اور خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں چند ہندوستانی نوجوانوں نے ایک انجمن اردو زبان کی تائید میں بنائی ہے - اور ان کی خواہش ہے کہ میں ان کا وائس پریزیڈنٹ اور ممبر بنوں - اور لیکچر دوں - میں نے انہیں جواب دیا ہے کہ بغیر اجازت اپنے امام کے میں اس کا ممبر اور عہدہ دار نہیں بن سکتا ؞

معلوم ہوتا ہے کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں جناب مفتی صاحب نے خاص قبولیت حاصل کر لی ہے - جو انشاء اللہ انکے کام میں بہت مفید اور فائدہ مند ثابت ہوگی ؞

جناب قاضی صاحب کا خط بھی اسی ڈاک میں موصول ہوا ہے جسمیں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس ہفتہ دو شخصوں نے بیعت کی فارم لکھ دی ہے - ایک فیملی جسمیں ایک مرد - ایک عورت ایک لڑکی اور لڑکا اور ایک ان کا دوست شامل ہیں - مکان پر مدعو کئے گئے تھے - جناب مفتی صاحب نے ان کو تبلیغ کی بہت متاثر معلوم ہوتے تھے -

احباب دُعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے ان مبلغوں کو صحت و سلامتی سے رکھے - اور اپنے مقصد میں کامیابی اور کامرانی بخشے ؞

انگلستان میں تبلیغ

انگلینڈ میں خدیجہ اور فاطمہ

اللہ تعالےٰ نے جب کسی کو ہدایت دیتا ہے تو اُس کے سینے کو نیک باتوں کے واسطے کھول دیتا ہے اگلے ہی دن کی بات ہے ایک لیڈی نے اسلام قبول کیا۔ اسکی درخواست بیعت قاضی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور میں ارسال کردی وہاں سے اس کا نام خدیجہ رکھا گیا۔ اس کے بعد اسکی بیٹی کو اللہ تعالےٰ نے اسلام کے قبول کرنے کی توفیق دی میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا ہے۔ اور اسکی وجہ بھی ان کو بتلائی جس سے وہ بہت ہی خوش ہوئیں خدیجہ اپنے ایک خط میں لکھتی ہے۔ میں اوروں کو بھی تبلیغ کر رہی ہوں اور اپنے بچوں کو بھی اسلام کی تعلیم دے رہی ہوں میں نے حضرت امام کی خدمت میں خط لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ہمارے امام پر اور اسکی جماعت پر۔ خدا مجھے توفیق دے کہ میں ہمیشہ اس سرسبز مقام میں رہوں جو احمدیت کا مقام ہے اور میری روح اس زندگی کے پانی کو پیئے جو کہ اس کے اندر جاری ہے میں اور میری بیٹی عربی کے پڑھنے میں ترقی کر رہی ہیں۔

دو اور نو مسلم

مبارک ہیں وہ جو اس دہریت اور عیسائیت کے ملک میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کو قبول کرلیویں۔ اس ڈاک میں میں اس قابل ہوا ہوں کہ دو اور شخصوں کے مسلمان ہونے کی خوشخبری اپنے احباب کو دوں اور انہیں مبارک کہوں کیونکہ دراصل مبارک کے لائق وہی لوگ ہیں جو اخلاص کے ساتھ ہمارے کام کے واسطے دعائیں کر رہے ہیں۔ اور ہماری ضروریات کے واسطے روپیہ بہم پہنچا رہے ہیں۔ ایک نو مسلم کا نام مسٹر جارج فاکس ہے اور اسنے اپنا اسلامی نام یوسف پسند کیا اور دوسری ایک خاتون ہیں جنکا اسلامی نام آمنہ تجویز کیا گیا ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ واللہ اکبر

ایک دیو ہیکل شخص

ایک بازار میں سے گذرتے ہوئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک دیو ہیکل شخص یہاں ہے جس کو بطور نمائش کے ایک کمرے میں رکھا گیا ہے اور اسکے دیکھنے کا ٹکٹ دو آنہ ہے بہت لوگ جا رہے تھے میں بھی دو آنہ دے کر اندر گیا وہ ہر دفعہ ایک جماعت کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے حالات سناتا تہا میں نے اسے ہاتھ لگا کر دیکھا اور جب وہ کھڑا ہوا۔ تو اسکے ساتھ میں بھی کھڑا ہو گیا میرا عمامہ اسکے نصف بازو تک تھا۔ اسکا قد آٹھ فٹ ۲۔انچ پاؤں کا جوتا ۲۲½ انچ لمبا تھا۔ ہمارے سامنے اسنے اپنی بڑی انگلی کی انگشتری نکالی اور اس کے اندر سے ایک پنس گزارا۔ پنس ہندوستان کی ادھنی کے برابر تانبے کا سکہ ہوتا ہے۔ مگر سر کی موٹائی بدن کے ساتھ موزوں نہ تھی۔ بلکہ سر چھوٹا تھا۔ آواز میں بھی کچھ فرق تھا اور قوت بدن میں معلوم نہ ہوتی تھی جسم کی موٹائی اور لمبائی کچھ موجب تکلیف معلوم ہوتی تھی میں نے اسے بھی تبلیغ کی مگر اپنی حالت کو مصیبت میں جان کر اور ملک کی عام دہریت کے زیر اثر ہونے کے سبب سے چنداں اثر نہ ہوا۔ اور ہر بات کا کچھ الٹا ہی جواب دیا خیر میں نے اپنا کام کر دیا۔ ایک رسالہ اسلام پر بھی اسے دیا جس کا کچھ حصہ اس نے میرے سامنے پڑھا۔ باقی کہا کہ پھر دیکھونگا۔ چونکہ نمائش تھی۔ اس واسطے زیادہ دیر میں وہاں ٹھہر نہ سکتا تھا۔ اسکی عمر ہنوز بائیس سال ہے اور کہتے ہیں کہ قد بڑھ رہا ہے آجکل اخباروں میں اس کا بہت ذکر ہے نام فریڈرک ہیمپشر ہے

پارک میں لیکچر

برادرم قاضی عبداللہ صاحب نے پارک میں لیکچر دیا۔ دو شخص جو وہاں اکثر سوالات کیا کرتے ہیں۔ اسلام کے بہت قریب آ رہے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین

تبدیلی مکان

جس مکان میں قاضی صاحب رہتے تھے وہ مشکل ایک آدمی کے گذارہ کے واسطے کافی ہے تاحال میں بھی اسی میں ہوں لیکن اور مکان کی تلاش ہے

انشاء اللہ اگلی ڈاک میں ہم نئے پتے کا اعلان کرسکینگے اسکے بعد خط وکتابت نئے پتے کے مطابق ہونی چاہیئے

اسباب پہنچ گیا

میں نے جہاز سارڈینیا کو مارسلیز ۱۳۔ اپریل کو چھوڑا تہا وہ براہ جبل طارق لندن پہنچگیا ہے اور میرا اسباب جو اسکے اندر تہا۔ سب ٹھیک حالت میں میرے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ فالحمد للہ

ایک اور لیڈی کو تبلیغ

ایک معزز لیڈی کو اتفاقاً ایک دن تبلیغ کرنیکا موقعہ ملا۔ پھر میں نے اسے ڈاک کے ذریعہ سے ایک کتاب بھیجی اس کے مطالعہ کے بعد آج ہی اسکا خط آیا ہے کتاب کے مطالعہ سے بہت خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہے کہ میں اس کتاب کی قیمت ادا کرونگی اور اپنے پاس رکھونگی اور کہتی ہے کہ میرا یقین ہے کہ مسیح آنے والا عیسائیوں میں پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ غیر عیسائیوں میں مثلاً مسلمانوں میں یہانتک اس کے خیالات لگے ہیں اللہ تعالےٰ اور آگے ترقی دے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۹ مئی ۱۹۱۷ء

مصدقان حضرت خاتم الانبیاء و نبی اللہ مسیح موعود

(حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قلم سے)

پورے طور پر داخل اسلام ہونا اور اسلامی شعائر کو ختیار کرنے کا اقرار کرنا ایک مشکل امر ہے اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے انشاء اللہ ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں اور خدا کے فضل پر امید ہے کہ ان کی تعداد بہت جلد ترقی پکڑے گی لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونیکا اقرار کر لیتے ہیں۔ اور اس فارم پر بخوشی دستخط کر دیتے ہیں۔ جس میں ایسا اقرار ہو۔ چنانچہ عموماً ایسے ہی لوگوں کی فہرست ووکنگ مشن کے دفتر سے شائع ہوتی رہی ہے اور ممکن ہے کہ ان میں سے بعض صرف دستخط کرنے کے درجہ سے آگے ترقی کئے ہوئے ہوں یا بعد میں ترقی کر گئے ہوں میرے

خیال میں جیسا یہ مناسب نہیں کہ ایسے لوگوں کو قوم کے سامنے ایک مسلمان پیش کیا جائے کیونکہ اس سے ہمارے کام کی نسبت دھوکا پیدا ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی یہ بھی مناسب نہیں کہ ایسے لوگوں کو بالکل رد اور نظر انداز کیا جائے کیونکہ انہوں نے تثلیث کو چھوڑا اور توحید کے قائل ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کم از کم مدح کرنے لگے اسواسطے میں مناسب جانتا ہے کہ ایسے اصحاب کی فہرست علیحدہ ہے اور بطور شناخت کے ان کو مسلمان نہ کہا جائے۔ بلکہ مصدقین کی اصطلاح سے نامزد کیا جائے۔ لیکن وہ جو بیعت توبہ کرکے داخل اسلام ہوں اور فارم بیعت پر دستخط کریں۔ ان کی فہرست الگ ہے مگر یہ یاد رہے کہ ان ہر دو فہرستوں میں ہم صرف انہیں لوگوں کا نام لکھینگے جو ہمارے ذریعہ سے انگلینڈ یا کسی دوسرے ملک میں ان صداقتوں کو قبول کریں گے یا پہلے ووکنگ میں مسلمان ہونے کی صورت میں اب احمدی ہو جائیں گے ایسا نہ ہوگا کہ مثلاً ہم سنیں کہ فلاں شخص ووکنگ میں مسلمان ہوا۔ اور ہم اس کا نام اپنی فہرست میں بھی لکھ لیں ہاں جو لوگ خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی احمدی ہو گیا۔ جیسا کہ سننے سنا ہے کہ بعض کا میلان اس طرف ہے تو پھر اس تعلق کے سبب جو اس کا ہمارے ساتھ ہوگا۔ ضروری ہوگا کہ اسکا نام ہماری فہرست میں ہو۔

اب تک جہاز میں اور یہاں جتنے لوگوں نے اس تحریری تصدیق پر دستخط کئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں مسٹر ہنری بارنٹ جو مرصع سازی جواہر کا کام کرتے ہیں مسز ہیلسی ایک سنجیدہ لیڈی ہیں۔ مسٹر آزلنڈ سری نندھیا ایک سیلونی نوجوان ہے مسٹر رستم جی فریم جی بلی موریا ایک پارسی سوداگر ہیں۔ مسٹر سہراب جی نوروجی ایلا دیا۔ ایک پارسی بزرگ ہیں جو عدن میں کام کرتے ہیں مسٹر دادی مالی ویرجی ایک معزز مہاجن ہیں۔ جو ہندوستان سے افریقہ جا رہے تھے۔ یہ کچھ اصحاب ہیں جنہوں نے حضرت نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریری تصدیق کی۔ محمد صادق - ۱۵ / مئی ۱۷ء

بغداد و حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سبحان اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور نبیوں کو کیا ہی عزت اور عظمت دی ہے کہ کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کو بھی نصیب نہیں وہ عزت اور عظمت کیا ہے وہ خدا کا مکالمہ و مخاطبہ ہے جو نبیوں سے ہوتا ہے وہ خدا کے منہ سے نکلے پر زور الفاظ ہیں جو پیشگوئیوں کے لباس میں کئی سال بعد کے واقعات کا فوٹو کھینچ دیتے ہیں۔ وہ اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ ان الفاظ کا کہنے والا خدا ہے اور پہنچانیوالا رسول وہ الفاظ سوتوں کو جگاتے اور غفلت زدوں پر تازیانہ کا کام دیتے ہیں لیکن افسوس کہ ان سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے سعادت رکھی ہے یا جن کو ماننے کی توفیق عطا ہوئی ہو

آجکل فتح بغداد کی خبر پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور اخباروں میں خبریں آچکی ہیں کہ بغداد پر گورنمنٹ برطانیہ کا قبضہ ہو چکا۔ لیکن میں اپنے ناظرین کو اس واقعہ سے کسی اور امر کی جانب متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ امر خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود مہدی مسعود حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی ایک زبردست عربی النظم پیشگوئی ہے جو بغداد کے متعلق "تحفہ بغداد" میں لکھی گئی تھی لفظ بلفظ آج حرف بحرف پوری ہوئی لیکن پیشگوئی کے لکھنے سے پیشتر مناسب ہے کہ میں بنا پیشگوئی کی کسی قدر تشریح کر دوں۔ تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔ ہاں اے لوگو! خدا کے رسولوں کا مقابلہ کرنا کبھی بھی اچھا نہیں کیا تم نہیں جانتے کہ صالح کے مقابلہ کرنے والوں کا کیا حال ہوا اور نوح کے جانی دشمن کہاں گئے موسیٰ کے مخالفین کس موت کا شکار ہوئے اور عیسیٰ کو نظر حقارت سے دیکھنے والوں نے کیا پھل پایا۔ اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک رسول دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور بڑے زور سے کہا سے

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

لیکن افسوس دنیا کے فرزندوں نے اسکے ساتھ وہی سلوک کیا جو کہ پہلوں سے کیا گیا تھا وہ ستایا گیا وہ دکھ دیا گیا اس پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ قتل کی دھمکی دی گئی

قتل کی دھمکی دینے والوں میں سے ایک بغدادی مولوی بھی تھے۔ جنہوں نے ایک اشتہار عربی زبان میں شائع کیا تھا جسمیں بہت سے نازیبا الفاظ استعمال کرنے کے بعد لوگوں کو اس بات پر اکسایا تھا کہ یہ شخص واجب القتل ہے۔ ذیل میں پیشگوئی کے چیدہ اشعار مع چند ان شعروں کے کہ جن سے آپ پر ضد کی قتل دیا جانا ثابت ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کی زبان سے نکلے ہوئے لکھے جاتے ہیں۔ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

هداك الله هل قتلي يباح

اللہ تجھے ہدایت دے کیا میرا قتل مباح ہے

وهل مثلي بدهر او يجاح

اور کیا مجھ جیسا شخص [illegible] ہو و ہلاک کیا جائے گا

وهل في مذهب الاسلام الی

اور کیا مذہب اسلام میں یہ بات ہے

اساني خزيا ولم يثبت جناح

کہ میرا گناہ ثابت نہ ہو اور پھر میں رسوا ہوں

ومن عجب اشرفكم وادعوا

تعجب ہے میں تمہاری تعظیم کروں اور تمہیں دعا دوں

ومنك المشرفية والرماح

اور تم تلوار اور برچھوں کا نام لو

كمثلك سيد يوذين عجيب

تجھ جیسا سید مجھے "تکلیف" دے تعجب ہے

وفي بغداد خيرات كقاح

حالانکہ بغداد میں تو بہت نیکیاں ہیں

اذا علقت اظافيري بخصم

جب میرے ناخن دشمن میں گڑ جاتے ہیں

فمرجعه نكال او طلاح

تو اس کا نتیجہ عذاب و بدبختی ہے۔

ويأتي يوم ربي مثل برق

میرے رب کا دن بجلی کی طرح آئے گا

فلا تبقى الكلاب ولا النباح

نہ کتے رہینگے اور نہ ان کا بھونکنا

التعلم کیف یسفع بالنواصی
کیا تو جانتا ہے کہ کس طرح پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیگا
ملیک لا نیا وحہ الطماح
وہ بادشاہ کہ جس سے کوئی سرکشی نہیں کرتا۔
یھد الروب ذروۃ کل طود
خدا ہر پہاڑ کی چوٹی کو ڈھا دے گا۔
وتبتعہ الاسنۃ والصفاح
اور بعد میں برچھے اور تلوار دں کی نوبت آئیگی
واین سیوفکم یا شیخ قوم
اے شیخ قوم! تمہاری تلواریں کہاں ہیں
وحل بقاعکم حزب شحاح
حالانکہ تمہارے میدان میں فوج اتر چکی ہے
وصال الحزب واختلسوا کذئب
فوج حملہ آور ہوئی اور بھیڑیے کی طرح اچک لے گئی
ولم یک امرھم الا اکتساح
اور اس کا کام صرف صفایا ہی صفایا ہے
وقد صبت علیکم کل رزء
ہر قسم کی مصیبت تم پر ٹوٹ پڑی۔
فانی بیتکم الا الرداح
تمہارے گھر میں بجز خالی برتنوں کے کچھ نہیں۔
وکم من مسلم ذابوا بجوع
اور بہتیرے مسلمان ہیں کہ مارے بھوک کے مر گئے۔
وھاشوا جائعین وما استراحوا
اور بھوکے ہی رہے اور آرام نہ ملا

خاکسار محمد بہاء الدین خان صیغہ دار دفتر دیوانی فیانس
حیدرآباد دکن

اشتہار

احمدیہ کوآپریٹو سٹور ایک تجارتی کمپنی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت اور پسندیدگی کے ماتحت قائم ہوئی ہے۔ اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں (۱) احمدیوں کے مشترکہ سرمایہ سے تجارت کرنا (۲) قادیان کی بڑھتی ہوئی تجارت کو اپنے قبضہ میں لانا (۳) قادیان کی غریب احمدی جماعت کو حتی الوسع سستی اشیاء بہم پہنچانا۔ اس کے ایک حصہ کی قیمت مبلغ پانچ روپے ہے

نقشہ اوقات طلوع وغروب آفتاب

بماہ رمضان ۱۳۳۵ھ

تاریخہائے ہجری (۱۳۳۵ھ)	تاریخہائے عیسوی (۱۹۱۷ء)	وقت طلوع	وقت غروب
یکم رمضان	۲۲ جون	۵ بجکر ۲۳ منٹ	۱۹ بجکر ۳۷ منٹ
۲ ،،	۲۳ ،،	۵ ،، ۲۳	۱۹ ،، ۳۷
۳ ،،	۲۴ ،،	۵ ،، ۲۳	۱۹ ،، ۳۷
۴ ،،	۲۵ ،،	۵ ،، ۲۳	۱۹ ،، ۳۷
۵ ،،	۲۶ ،،	۵ ،، ۲۳	۱۹ ،، ۳۷
۶ ،،	۲۷ ،،	۵ ،، ۲۴	۱۹ ،، ۳۸
۷ ،،	۲۸ ،،	۵ ،، ۲۴	۱۹ ،، ۳۸
۸ ،،	۲۹ ،،	۵ ،، ۲۴	۱۹ ،، ۳۸
۹ ،،	۳۰ ،،	۵ ،، ۲۴	۱۹ ،، ۳۸
۱۰ ،،	یکم جولائے	۵ ،، ۲۴	۱۹ ،، ۳۸
۱۱ ،،	۲ ،،	۵ ،، ۲۶	۱۹ ،، ۳۸
۱۲ ،،	۳ ،،	۵ ،، ۲۶	۱۹ ،، ۳۸
۱۳ ،،	۴ ،،	۵ ،، ۲۶	۱۹ ،، ۳۸
۱۴ ،،	۵ ،،	۵ ،، ۲۶	۱۹ ،، ۳۸
۱۵ ،،	۶ ،،	۵ ،، ۲۷	۱۹ ،، ۳۸
۱۶ ،،	۷ ،،	۵ ،، ۲۸	۱۹ ،، ۳۸
۱۷ ،،	۸ ،،	۵ ،، ۲۸	۱۹ ،، ۳۸
۱۸ ،،	۹ ،،	۵ ،، ۲۹	۱۹ ،، ۳۷
۱۹ ،،	۱۰ ،،	۵ ،، ۲۹	۱۹ ،، ۳۷
۲۰ ،،	۱۱ ،،	۵ ،، ۲۹	۱۹ ،، ۳۷
۲۱ ،،	۱۲ ،،	۵ ،، ۳۰	۱۹ ،، ۳۶
۲۲ ،،	۱۳ ،،	۵ ،، ۳۰	۱۹ ،، ۳۶
۲۳ ،،	۱۴ ،،	۵ ،، ۳۲	۱۹ ،، ۳۶
۲۴ ،،	۱۵ ،،	۵ ،، ۳۲	۱۹ ،، ۳۶
۲۵ ،،	۱۶ ،،	۵ ،، ۳۳	۱۹ ،، ۳۵
۲۶ ،،	۱۷ ،،	۵ ،، ۳۳	۱۹ ،، ۳۵
۲۷ ،،	۱۸ ،،	۵ ،، ۳۴	۱۹ ،، ۳۴
۲۸ ،،	۱۹ ،،	۵ ،، ۳۴	۱۹ ،، ۳۴
۲۹ رمضان	۲۰ جولائی	۵ بجکر ۳۵ منٹ	۱۹ بجکر ۳۳ منٹ

نوٹ۔ ۱۔ یہ وقت ضلع گورداسپور اور اس کے قریب قریب کے اضلاع کے متعلق ہے۔ اسلئے زیادہ دور کے مقامات پر اس میں چند منٹ کی کمی بیشی ہو جائیگی۔

۲۔ یہ وقت آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے کا ہے نہ کہ سحری اور افطار کا اسلئے طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ پہلے تک وقت سحر سمجھنا چاہیئے۔ اور غروب ہونے کے تین چار منٹ بعد روزہ افطار کرنا چاہیئے۔

۳۔ اس نقشہ میں جو وقت درج ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے وہی گھڑی کام دے سکتی ہے۔ جو ریلوے ٹائم کے برابر ہو ورنہ غلطی لگ جائے گی۔

وی پی آتے ہیں

خدا کے فضل و رحم سے چوتھی جلد الفضل کی ختم ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ اکثر خریداران الفضل کی ششماہی یا سالانہ قیمت بھی ختم ہو جائے گی۔

ایسے سب اصحاب کے نام چوتھی جلد کا پہلا یا دوسرا پرچہ ششماہی یا سالانہ قیمت کی وصولی کے لئے وی پی ہو گا۔ امید ہے۔ احباب وصول فرما کر مشکور کرینگے جون کے مہینے میں بہت سے وی پی دوستوں نے واپس کئے ہیں۔ جس سے اخبار بھی ان کے نام بند ہوا۔ اور کارخانہ کا بھی نقصان ہوا۔ جو صاحب اخبار نہ خریدنا چاہتے ہوں وہ پہلے اطلاع فرما دیں اور جو سالانہ کی بجائے ششماہی یا ششماہی کی بجائے سہ ماہی قیمت دینا چاہتے ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔ ہم اس طرح وی پی کرینگے کہ جن دوستوں نے پہلے چھ ماہ کی قیمت دی ہے انہیں تین روپے کا۔ اور جن بھائیوں نے سالانہ قیمت دی ہے انکے نام چھ روپے کا۔ جو اصحاب وی پی واپس کر دینگے۔ ان کا پرچہ امانت میں رہیگا۔ جلد مکمل رکھنی ہو تو ضروری ہے کہ وی پی وصول کر لئے جائیں۔ کیونکہ بعد میں